حصہ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عباراتِ اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

مصنف

علامہ غلام نصیر الدین سیالوی

باہتمام

محمد نواز ہزاروی

مکتبہ غوثیہ

یونیورسٹی روڈ، کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ (اول)
مؤلف	غلام نصیر الدین سیالوی
باہتمام	محمد نواز ہزاروی
کمپوزنگ	غوثیہ کمپوزنگ سینٹر متصل مکتبہ غوثیہ کراچی
سن اشاعت	مئی 2007ء
تعداد	1100
صفحات	410
قیمت	

مکتبہ غوثیہ (رجسٹرڈ)

بالمقابل مین گیٹ عسکری پارک، متصل دار العلوم غوثیہ
یونیورسٹی روڈ، کراچی 4910584-4926110(9221)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم
محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم

صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

حصہ اول

باب اول
شاہ اسمعیل دہلوی کے حالات

باب دوم
بحث متعلقہ تحذیر الناس

باب سوم
رشید احمد گنگوہی پر شرعی حکم کی تفصیل

باب چہارم
درباہ خلیل احمد سہارنپوری

باب پنجم
اشرفعلی تھانوی پر شرعی حکم کی تحقیق

انتساب

فقیر اپنی اس ناچیز کوشش کو امام اہل سنت مجدد دین وملت عاشق مصطفےٰ ﷺ

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

جن کی روحانی توجہ کی بدولت فقیر اس قابل ہوا کہ کچھ لکھ سکے

ورنہ مجھ میں یہ لیاقت کہاں تھی۔

اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو اپنے مقبولان بارگاہ کے صدقے اپنی جناب

میں مقبول فرمائے۔

احقر الانام

غلام نصیر الدین سیالوی

وہ اسی کتاب کے صفحہ نمبر 39 انتالیس پر کہتا ہے کہ یہ بات محض بے جا ہے کہ جاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لے اس کی اس عبارت نے آپ کی تمام تاویلات فاسدہ کا خاتمہ کر دیا۔ اس سلسلے میں آپ نے **فتاوی رشیدیہ** کا حوالہ دیا ہے کہ گنگوہی صاحب نے کہا کہ مٹی میں ملنے کے دو معانی ہیں۔ ایک یہ کہ مٹی ہو کر زمین کے ساتھ خلط ملط ہو جائے دوسرا مٹی سے ملاقی ومتصل ہو جانا ہو یہاں مراد دوسرا معنی ہے حالانکہ ملا علی قاری جو سرفراز کے نزدیک مجدد ہیں اور ان کی عبارات حجت ہیں **مرقاۃ** میں فرماتے ہیں ﴿**اجمعو اعلی ان تعیین المراد لایرفع الایراد**﴾ اس بات پر اجماع ہے کہ مراد کا متعین کر دینا اعتراض کو ختم نہیں کرتا پھر مخالف کے مقابلے میں **فتاوی رشیدیہ** کا حوالہ دینا برہانی طریقہ ہے نہ جدلی۔ پھر گنگوہی کا یہ کہنا کہ انبیاء کے جسموں کے خاک نہ ہونے کے مولانا بھی قائل ہیں آپ یہ بتلائیں کہ اسماعیل نے کس کتاب میں کہا ہے کہ انبیاء کے جسم خاک نہیں ہوتے۔ بالفرض کہا بھی ہو تو اس کا یہ کہنا اس فرد جرم کو نہیں مٹا سکتا کیونکہ آپ کے مسلک کے بہت بڑے مناظر مرتضی حسن در بھنگی نے اپنی کتاب **اشد العذاب** میں مرزائیوں کی تاویل وتوجیہ کو رد کر دیا جب مرزا غلام احمد کی طرف سے عیسی علیہ السلام کی توہین کرنے کی وجہ سے تکفیر کی گئی تو (مرزائیوں نے مرزا کے وہ کلمات دکھائے جن میں اس نے عیسی علیہ السلام کی تعریف کی تھی) اس کے جواب میں در بھنگی نے کہا کہ جب تک مرزائی مرزا کی توہینی کلمات سے توبہ نہ دکھائیں یہ تعریفی کلمات اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ **اشد العذاب** صفحہ نمبر 22 لہذا جب تک اسماعیل کی اس گستاخانہ عبارت سے توبہ نہ دکھائی جائے اس سے توہین کا الزام دور نہیں ہو سکتا۔ جب آپ کو تسلیم ہے کہ مٹی میں ملنے کے دو معنے ہوتے ہیں تو پھر بھی اسماعیل کو یہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ راعنا میں بے ادبی والا معنی نہیں تھا لیکن یہودی اپنے خبث باطن کی وجہ سے اس لفظ کو بگاڑ کر بولتے تو اس کا معنی متکبر بن جاتا یا چرواہا بن جاتا حالانکہ مسلمان صحیح نیت کے ساتھ

استعمال کرتے تھے اور اس کا صحیح تلفظ کرتے تھے پھر بھی خدا تعالی نے اس کا بولنا حرام ٹھہرایا اس آیت کی تفسیر میں تمام مفسرین نے یہ واقعہ لکھا ہے مولوی حسین احمد مدنی نے بھی **شہاب ثاقب** میں یہ بات لکھی ہے۔ **شہاب ثاقب** میں حسین احمد مدنی، رشید گنگوہی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جو الفاظ موھم تحقیر ذات سرور دو عالم ﷺ ہوں ان سے بولنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اگر چہ نیت تحقیر کی نہ بھی کی ہو۔ بالفرض مان بھی لیا جائے کہ اسماعیل کی عبارت میں مٹی میں ملنے کا معنی مٹی میں دفن ہونے والا ہے پھر بھی ایہام اس معنی کا ہوتا ہے جو گستاخی ہے اور گنگوہی کا فتوی ہے کہ جن الفاظ سے ایہام بھی گستاخی کا ہو وہ الفاظ کفر ہیں اور بولنے والا کافر ہے۔ اب **تقویۃ الایمان** کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے اس میں عبارت یوں تبدیل کی گئی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میں لحد میں سو جاؤں گا اگر گستاخی کا ابہام نہیں تھا تو عبارت تبدیل کیوں کی پھر اسمعیل نے آیات کی تکذیب کی

﴿**ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون** ☆ **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون**﴾

جن کے غلاموں کی یہ شان ہے تو کیا آقا مر کر مٹی میں مل جائیں گے معاذ اللہ

سرفراز صاحب بتلائیں کہ اگر ایہام پیدا نہیں ہوتا تو پھر آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ اس کا وہ مطلب نہیں جو اہل بدعت لیتے ہیں بلکہ یہ مطلب ہے جو راقم اثیم بیان کر رہا ہے۔ گنگوہی جی کا ایک فتوی **فتاوی رشیدیہ** ہی سے ملاحظہ ہو۔ اس سے سوال کیا گیا کہ شاعر جو اپنے اشعار میں آنحضرت ﷺ کو صنم یا بت یا آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

گنگوہی جواب دیتا ہے یہ الفاظ قبیحہ ... لنے والا اگرچہ معنی حقیقی بمعنی ... خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے مگر تاہم ا... ستاخی واہانت واذیت ذات پاک حق تعالی اور